

اُردو کی منفرد اور دلچسپ لغات

Unique and Interesting Dictionaries of Urdu

میمونہ ریاض

پی ایچ۔ ڈی سکار

ڈاکٹر سعید احمد

صدر شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج فیصل آباد

Abstract:

Since the birth of Urdu language to present time, the process of evolution of its spellings, words, meanings, and pronunciation is continued. In order to keep abreast of the mentioned evolution, dictionaries are the best source. Following are the ten different and interesting dictionaries.

“**Asparantu Urdu Dictionary**”, its editor is Saeed Ahmed Farani. It is a brief and unique dictionary in which words and their meanings are entered and rules are written for pronunciation.

Urdu Hareefa Mekalay's editor is Alif-ul-Mehraas. It is a different and eccentric dictionary in which words are written under different topics. Words are selected on the basis of different references and every reference is explained in terms of antonyms instead of synonyms. In addition, numbers of alphabets are also written.

Aalmi Saqafat ke Lughat's editors are Kawamay Anthony Apia and Henry Litigates Junior. This dictionary provides information about the history of culture, civilization, personalities and religion of five different continents.

Moeen-ul-aadaab Maroof ba Moeenul-Shura is edited by Munshi Ghulaam Hussain Khan Aafaq Banarsi. In this dictionary, editor has presented poems of eighty-five classical poets as nationally certified. In addition, language of origin of particular words, kingdom of numbers, popular meanings, singular plural and nicknames of poets are explained.

Lughat-ul-Shoera is edited by Hakeem Muhammad Ashraf Khokhar. In this dictionary, all words are written in the form of rhyming words. This dictionary is considered as the milestone not only for poetry but also for teaching of poetry.

Urdu Thesaurus is compiled by Rafique Khawar. In this dictionary, words are written according to topics instead of alphabetical order. This dictionary is one of its kind, regarding finding words of similar type.

Mustalhat-e-Thugi is edited by Ali Akbar Alabadi and Madoon Rasheed Hassan. This dictionary is compiled in terms of alphabetical order. The vocabulary of Looters' language is presented. On the right side, word or term is written with colon and then meaning and its description is presented.

Awaleen Urdu Slang Lughat is edited by Dr. Rauf Pareakh. In this dictionary, slangs and informal words are presented in unique way.

Urdu Slang Lughat is edited by Qasim Yaqoob. This dictionary is about local, cheap and common words used in Urdu language.

Tazheekul Lughat is edited by Zahid Masood. In this dictionary, social, political, cultural and economical circumstances are discussed analytically with the help of words. The evolutionary process and events occurred are discussed ironically with the help of words and their meanings.

To summarize, from the brief analyses of the aforementioned dictionaries, it can be said that all the languages in the world, in every era are passing through any kind of evolution. As a result of which some unusual words reach the height of familiarity. On the other hand, few usual words loss their place in the language with the passage of time.

اردو زبان زرخیزی اور وسعت کی پیکر ہے۔ اس میں ہر عہد میں الفاظ و مرکبات، محاورات، ضرب الامثال اور کہاوتوں کے اضافے کا سلسلہ جاری رہا ہے۔ ہم عصر زبانوں سے اخذ و استفادہ کی نہ صرف گنجائش موجود ہے۔ بلکہ یہ حقیقت ہے کہ دیگر زبانوں کے الفاظ کا ایک خاص ذخیرہ اردو زبان میں موجود ہے۔ اردو زبان اپنی عمر رواں میں ان گنت مراحل سے گزری ہے۔ اس مسافت میں اس نے خود کو نہ صرف سنبھالا بلکہ تمام حالات کا بخوبی سامنا کیا۔ ایسی صورت میں جغرافیائی حد بندیاں بھی اس میں تبدیلیاں پیدا کرتی ہیں اور مختلف سماجی، ثقافتی، تہذیبی اور سیاسی تبدیلیاں بھی اس پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ مگر ہر دو صورت میں اس نے ایجاز و قبول کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ ان گونا گوں مراحل میں اس کی بدلتی ہوئی صورت حال اور لب و لہجہ کو محفوظ کرنے والے ہر دور میں موجود رہے۔ الفاظ کا سفر بسا اوقات دلچسپ بھی ہوتا ہے اور بعض اوقات اپنے ساتھ عجیب و غریب کہانیاں بھی لے کر آتا ہے۔ اس نقطہ نظر کو سامنے رکھتے ہوئے اہل ذوق، ماہر لسانیات، محققین کا قلم جنبش کھاتا ہے اور وہ ان کی روداد لکھنے کا بیڑہ اٹھاتے ہیں۔ الفاظ بدلتے ماحول، تہذیب و ثقافت، رجحانات اور

لسانی مراحل میں مختلف روپ دھارتے بھی نظر آتے ہیں۔ بعض اوقات جو الفاظ کسی خاص عہد میں خوب شان و شوکت کی زندگی گزارتے ہیں اور پُر شکوہ حیثیت کے حامل ہوتے ہیں۔ زمانے کی گردان پر بھی اثر انداز رہ کر ان کا مقام و مرتبہ اور جاہ و جلال ختم کر دیتی ہے۔ دوسری طرف بعض ایسے الفاظ جو اہل زبان کے نزدیک کوئی خاص مقام و مرتبہ نہیں رکھتے، چپکے چپکے زبان کا حصہ بنتے چلے جاتے ہیں اور مقامِ سند تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں اور لغت نویس انھیں لغت کا حصہ بنا دیتے ہیں۔

اس مضمون میں ایسی لغت کا تعارفی جائزہ پیش کرنے کی سعی ہے جن میں الفاظ کا عام لغت نویسی کے اصولوں سے انحراف کرتے ہوئے کسی خاص نقطہ نظر کے تحت درج کیا گیا ہے۔ ایسے الفاظ کی جمع بندی کا عمل انفرادیت، دلچسپی اور بوالعجبی سے خالی نہیں ہو سکتی۔ الفاظ و مرکبات کی یہ انفرادیت اور دلچسپی مخصوص حوالے رکھتی ہے جن کا ایک تعارفی جائزہ اس مضمون میں لیا جا رہا ہے تاکہ باذوق قارئین اقسام لغت سے متعارف ہونے والے اہل ذوق کی دلچسپی میں اضافہ کا سامان مہیا کیا جاسکے۔

”اسپرائٹو۔ اردو لغت“ کے مرتب سعید احمد فارانی ہیں یہ لغت اسلام آباد مقتدرہ قومی زبان نے 1982ء میں شائع کی۔ اسپرائٹو بین الاقوامی رابطے کی زبان کی لغت ہے۔ اردو زبان بھی اسپرائٹو کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس طرح اہل لغت مغرب نے چندرومن حروف رکھنے والی مغربی زبانوں کو ملا کر عالمی زبان ایجاد کی تھی اور جدید دنیا میں اس کا شور و غوغا ہے اسی طرح اردو نے ہماری مشرقی زبانوں کے اشتراک اور امتزاج سے جنم لیا ہے۔ اس لغت کے آغاز میں مرتب نے ”کچھ اسپرائٹو زبان کے بارے میں“ کے تحت اسپرائٹو زبان کی وضاحت کی ہے اور اس کے ماخذ کی طرف اشارہ کیا ہے اسپرائٹو کیا ہے اور کب ایجاد ہوئی؟ اسپرائٹو کے زبان کے قواعد کیا ہیں؟

اسپرائٹو کے قواعد کی وضاحت کی ہے۔

آغاز لغت میں جو اٹھائیس حروف تہجی اسپرائٹو لغت کیے مقرر کے ہیں ان کے ذیل میں ہی الفاظ جمع کیے گئے ہیں۔ لغت کا آغاز ہجائی ترتیب میں انگریزی کے حرف ”A“ سے کیا گیا ہے۔ اس لغت میں صفحہ کے بائیں جانب اسپرائٹو لفظ درج کیا گیا ہے جب کہ دائیں طرف اردو میں ان کے معانی درج کیے گئے ہیں۔

اندراج الفاظ کی مثال ملاحظہ ہو:

”قطع تعلق“

abneg_i	قطع تعلق کرنا
abneganci_o	نفس کشی۔ ترک ذات
abnorm_a ⁽¹⁾	غیر طبعی۔ غیر ارادی

یہ اردو اور اسپرانتو کی لغت ہے مگر اس کی دلچسپی اس حوالے سے ہے کہ اسپرانتو بذاتِ خود ایک عجیب زبان ہے جو بین الاقوامی زبان کے طور پر استعمال کے لیے وجود میں آئی۔ اس لغت کی انفرادیت اس حوالے سے بھی ہے کہ یہ عام لغات سے ہٹ کر لکھی گئی ہے اس میں الفاظ کا بہت بڑا ذخیرہ موجود نہیں ہے۔ الفاظ اور معانی کے اندراج کے علاوہ یہ لغت کسی حوالے سے کچھ نہیں بتاتی اس میں الفاظ کی قرأت کے لیے قواعد سے رجوع کرنا پڑتا ہے۔ یہ ایک مختصر لغت ہے جو اردو زبان میں لغت نگاری کی صف میں ایک اضافہ کہا جاسکتا ہے۔ منفرد اور دلچسپ لغات سے لگاؤ رکھنے والے قارئین کے لیے اہمیت اور ضرورت ہر دو حوالے سے معاون قرار دی جا سکتی ہے۔

”اردو حریفہ میکالے“ کے مؤلف الف المراث ہیں۔ یہ لغت راجپوت طباعت لاہور سے پہلی بار 1959ء میں شائع ہوئی۔ یہ ایک منفرد، دلچسپ اور عجیب لغت ہے جس میں الفاظ کا اندراج تجنیس صوتی کے تحت سامنے آتا ہے۔ اس لغت کی انفرادیت اور دلچسپی کے لیے اس کے عنوانات کی ترتیب خاص اہمیت کی حامل ہے جو کچھ یوں ہے:

پیش چہرہ، جدول مطالب، اصفرائی کتب، مماثل الفاظ، ارتاق (سمٹاؤ)، افتاق (پھیلاؤ)، مضاد الفاظ، تہجاً مرتب الفاظ، غیر منقوٹ الفاظ، اثمانِ حروف اور اُن کا اطلاق، تقلب الفاظ تصحیح غلط امثال و محاورات وغیرہ، تشکیل الفاظ اسہا جو عاماً مستند کتب میں پائی جاتی ہیں، تذکیر و تانیث، قاطنمین ممالک، ترویج اختصارات، الفاظ جو ایک سے زیادہ ہجا رکھتے ہیں۔ یہ ایک دلچسپ اور منفرد لغت ہے۔ جس میں مختلف عنوانات کے تحت الفاظ کا اندراج کیا گیا ہے۔ اندراج الفاظ کے لیے دو کالمی صفحہ استعمال کیا گیا ہے جس پر پہلے لفظ درج کیا گیا ہے اور پھر ختمہ (-) کی علامت استعمال کر کے معنی درج کیے گئے ہیں۔ مثال ملاحظہ ہو:

”آب۔(ف)۔ پانی

آب۔(ع)۔ باپ

عب۔(بار)۔ بوجھ

عُب۔ آستین“⁽²⁾

صاحب لغت نے الفاظ کا انتخاب مختلف حوالوں سے کیا ہے اور ہر حوالہ مترادف کے بجائے متضاد نوعیت کا حامل ہے۔ بعض عنوانات کے تحت وضاحت کا انداز قدرے مختلف ہے جیسا کہ ارتاق کے ذیل میں وضاحتی جملہ لکھنے کے بعد آگے اسما درج ہیں:

”وہ گھر جس میں نماز پڑھتے ہیں۔۔۔ حرم، مسجد
وہ ماہ جس میں مسلمین روزہ رکھتے ہیں۔۔۔ شہر صوم
وہ مرد جو اعدائے حق سے لڑتا ہو امارا جائے۔۔۔ شہید“ (3)

اسی طرح ارتاق کے متضاد اوقات (پھیلاؤ) کے تحت ایسے الفاظ و تراکیب درج کیے گئے ہیں جن کے سامنے وضاحتی جملے لکھے ہوئے ہیں۔ ایسی صورت میں کالمی سلسلہ متروک کر دیا گیا ہے اور پورا صفحہ استعمال کرتے ہوئے الفاظ و تراکیب لکھ دیے گئے ہیں اور ان کے ساتھ خط کی علامت (—) استعمال کر کے ان کی وضاحت کر دی ہے۔

مثال ملاحظہ ہو:

”ابن وقت — وہ مرد جو مطابق وقت خود کو بدلتا ہے۔

بنت وقت — وہ زن جو مطابق وقت خود کو بدلتی ہے۔“ (4)

اس لغت کی انفرادیت اور دلچسپی کا ایک باعث یہ بھی ہے کہ وہ صاحب لغت نے غیر منقوط الفاظ کے ضمن میں جو الفاظ کا اندراج ہے وہ دراصل غیر منقوط نہیں بلکہ انہیں غیر منقوط بنایا گیا ہے۔ جس کی وجہ مولف نے کہیں درج نہیں کی اور ایسا عمل اختیار کرنا درست خیال نہیں کیا جاسکتا۔ مثال ملاحظہ ہو:

”دسمس — ضد دوست

سما — (ف) گنتی

سہر — (ف) ضد بہہ (گاؤں)“ (5)

صاحب لغت نے اثمانِ حروف کے تحت اردو کے حروف ہجائی ترتیب میں درج کرنے کے بعد ان کے سامنے ان کے اعداد درج کر دیے ہیں۔ جو 1000 تک کی گنتی پر مشتمل ہیں۔ اسی طرح اثمانِ الفاظ کے ضمن میں چند الفاظ اور ان کے سامنے ان کی تعددی قیمت درج کر دی ہے۔ یہ عجیب طریقہ الفاظ کے معانی اور وضاحت کا اردو کی کسی بھی لغت میں نظر نہیں آتا۔

مثال ملاحظہ ہو:

”طبع=119

ظن=950

عقل=250

غفل=230“،(6)

اسی طرح ”تقلب الفاظ“ کا اندراج بھی دلچسپی کا باعث ہے جو تصحیح غلط امثال و محاورت تشکیل الفاظ اور اسی طرح دیگر عنوانات کے تحت الفاظ کا اندراج اپنی خاص انفرادیت کا حامل ہے۔ مجموعی طور پر یہ مختصر لغت صرف دو سو صفحات پر مبنی ہے۔ مگر اس کا ہر صفحہ الگ ایک باب رکھتا ہے اور ہر عنوان دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ مولف نے اس میں کس قسم کا انداز اختیار کر کے الفاظ اردو کو نئی صورت دی ہے۔

اردو کی منفرد اور دلچسپ لغات میں ”عالمی ثقافت کی لغت“ بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ اس لغت کی تالیف کو امے انتھونی ایپا اور ہنری لوئی گیٹس جو نیر نے کی ہے اور ترجمہ پروفیسر حنیف کھوکھر نے کیا ہے۔ یہ لغت مشعل بکس لاہور سے 2010ء میں شائع ہوئی یہ لغت 345 صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ ایک منفرد حیثیت کی حامل لغت ہے جس میں دنیا کے پانچ براعظموں کی اہم دیومالائی اور تاریخی شخصیات، تاریخی واقعات اور مذاہب و عقائد کے بارے میں معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ انسانی تہذیب کے ارتقاء سے عہد جدید تک ہماری اس کائنات میں جو کچھ وقوع پذیر ہوا ہے اور جن نظریات، عقائد اور شخصیات نے انسانی تہذیب کو آج کے ترقی یافتہ دور تک پہنچایا ہے۔ یہ کتاب اُن تمام واقعات اور شخصیات سے ہمارا تعارف کرواتی ہے۔

عالمی ثقافت کی لغت، دراصل تاریخی نقطہ نظر کے تحت ترتیب دی گئی ہے اور تمام تراہم واقعات کو ان کی مکمل تاریخ کے حوالے سے بیان کرنے کی کوشش سامنے آتی ہیں۔ اس لغت میں دنیا میں وقوع پذیر ہونے والے کسی بھی اہم واقعہ کو پڑھا جاسکتا ہے جو سطح پر کسی خاصیت کے باعث معروف ہو گیا اور دنیا اُس کے بارے میں جاننے لگ گئی ہو اس حوالے سے ایک مختصر مثال ملاحظہ ہو:

”خاتون متغیر“

”ایک نیویو دیوی اسے ارضی خاتون بھی کہا جاسکتا ہے۔ پہلے لڑکے (خیال) اور پہلی لڑکی (گویائی) کی بیٹی ”خاتون متغیر“ کا شمار سب سے زیادہ مہربان اور قابل تعظیم دیویوں میں ہوتا ہے۔ وہ حیات نو، تجدید اور احیا کی علامت منصور ہوتی ہے۔ خاتون متغیر کو تمام نیو ہو باشندوں کی ماں اور چاروں ابتدائی قبیلوں

کے سروں کی خالق تصور کی جاتا ہے۔ اسے نیوہو باشندوں کی محافظ بھی خیال کیا جاتا ہے۔ وہ انھیں بیماری سے بچاتی ہے اور انھیں خوراک اور سر چھپانے کے لیے چھت دیتی ہے۔ نیوہو عقیدے کے مطابق وہ زندگی کی خالق ہے اور اس کی روح ارض زندہ قلب میں بستی ہے۔“ (7)

اس لغت میں بعض اندراجات میں قدرے تفصیل سے کام لیا گیا ہے اور بعض کی تفصیل دو دو صفحات تک پھیل جاتی ہے۔ ایسا عمل مذاہب اور عالمی شخصیات اور واقعات ہر حوالے سے سامنے آتا ہے۔ مجموعی طور پر یہ منفرد لغت عالمی تہذیب، تاریخ، ثقافت، شخصیات و مذاہب کی تاریخ کے حوالے سے خاطر خواہ معلومات فراہم کرتی ہے۔

اردو کی منفرد اور دلچسپ لغت میں ایک اضافہ ”معین الادب معروف بہ معین الشعراء“ ہے جس کے مرتب منشی غلام حسین خان آفاق بنارسی ہیں۔ یہ لغت سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور سے 2003ء میں شائع ہوئی جب کہ اس کی اشاعت اول 1932ء میں ہوئی۔ ابتدائی کلمات آفاق بارسی کے ہیں اس کے بعد ان شعرا کی فہرست دی گئی ہے جن کے اشعار لغت میں بطور قومی سند پیش کیے گئے ہیں یہ تمام اشعار کلاسیکی عہد سے تعلق رکھنے والے شعرا کے ہیں۔

فہرست میں شعرا کے نام تخلص کی ترتیب سے درج ہیں اور دو کالمی صفحہ میں چھوٹا کالم تخلص جب کہ بڑا کالم شاعر کے پورے نام معہ پتہ، کی وضاحت کرتا ہے۔ یہ فہرست اڑھائی صفحات پر مشتمل ہے جس میں 85 شعرا کے نام ہجائی ترتیب میں درج ہیں۔ اس کے بعد لغت کا آغاز ہو جاتا ہے یہ لغت 268 صفحات پر مشتمل ہے اس لغت کا آغاز الف ممدودہ کی ہجائی ترتیب سے ہوتا ہے۔ لغت میں اندراج الفاظ کے لیے آٹھ کالم بنائے گئے ہیں۔ پہلے کالم میں الفاظ درج ہیں۔ دوسرے میں ان کی ماخذی زبان کے اشارے درج ہیں۔ تیسرے کالم میں ان کے ملفوظی اعداد درج ہیں چوتھے میں رائج اور معروف معانی لکھے ہوئے ہیں۔ پانچواں کالم تذکیر و تانیث کے بارے میں بتاتا ہے۔

چھٹے کالم میں شعرا کے تخلص لکھے ہوئے ہیں اور ساتویں اور آٹھویں کالم میں سندھی اشعار درج کیے گئے ہیں۔ کالم سات میں مصرعہ اول جب کہ کالم نمبر آٹھ میں مصرعہ ثانی درج ہے۔

اندراج کے حوالے سے مثال ملاحظہ ہو:

اور درویش کی صدا کیا ہے	ہاں بھلا کر ترا بھلا ہوگا	غالب	مذکر	فقیروں کی صدا	38	ھ	”بھلا
مکھیوں نے کاٹ کھایا بھلاواں مل گیا،“ (8)	آپ کا منہ آج کیوں پھولا ہوا ہے خیر ہے	جانصاحب	مذکر	ایک پھل کا نام ہے جس کا داغ کبھی نہیں چھوڑتا اور جسم میں جہاں مل جاتا ہے وہ جگہ پھول جاتی ہے	45	ھ	بھلاواں

یہ اردو کی پہلی لغت ہے جس میں الفاظ کے معانی کے علاوہ ہر لفظ کے اعداد ملفوظی درج کیے گئے ہیں اور اُس لفظ کی تذکیر و تانیث اساتذہ کے کلام سے واضح کی گئی ہے۔ اس لغت میں زیادہ تر توجہ الفاظ کی تذکیر و تانیث کی وضاحت اور ثبوت میں اشعار پیش کرنے پر نظر آتی ہے۔

اس لغت کی خاص بات یہ ہے کہ اب تک جتنی بھی اردو لغات لکھی گئی ہیں۔ ان میں سے کسی میں بھی یہ اہتمام نہیں ملتا کہ الفاظ کے اندراج کے بعد ان کی ملفوظی تعداد درج ہو دوسری دلچسپ بات یہ ہے کہ جس قدر سندی اشعار کا اہتمام اس لغت میں نظر آتا ہے وہ دیگر لغات میں شاذ ہی ملتا ہے۔ اس لغت کی ایک انفرادیت یہ بھی ہے کہ ہر حرف کے متعلقہ الفاظ کے اندراج کے بعد حواشی کا اہتمام کیا گیا ہے۔ جو خاص الفاظ کے حوالے سے کافی معلومات فراہم کرتے ہیں مگر وہ ثانوی نوعیت کے حامل ہیں۔ مجموعی طور پر شعراء اور اہل ذوق قارئین کے مطالعہ کے لیے یہ لغت خاصی اہمیت کی حامل ہو سکتی ہے۔

”لغات الشعراء“ اپنی نوعیت کی عدیم المثال لغت ہے جس کے مولف حکیم محمد اشرف کھوکھر بٹالوی میں یہ لغت اشرف پریس ایبک روڈ لاہور سے پہلی بار 1979ء میں شائع ہوئی۔ اس کا دیباچہ محمد اشرف اور اس پیش لفظ ڈاکٹر سید عبداللہ نے لکھا ہے۔ یہ ایک منفرد اور دلچسپ لغت اس حوالے سے ہے کہ اس میں شائع شدہ ہر لفظ کو چار حروف کے لحاظ سے مقام دیا گیا ہے۔ پہلے دو حرف حروفِ تہجی کے لحاظ سے اور آخری دو حرف قافیہ کے حساب سے درج کیے گئے ہیں۔ اس لغت کا مقصد اُن شعراء اور فصحا کے لیے ایسا ذخیرہ فراہم کرنا ہے جنہیں

شعر گوئی یا عام ادبی اظہار خیال کے وقت موزوں الفاظ کی مشکل پیش آتی ہے اور خاص طور پر ردیف کے ساتھ قافیہ کے التزام خیال میں دقت کا سامنا ہوتا ہے۔

یہ لغت شعر گوئی کے علاوہ تدریس و شاعری کے لیے بھی ایک معاون کا کام دے سکتی ہے۔ یہ لغت شعری ریاضت، فنی تحقیق اور صوتی حسن کا احساس دلانے والا ایک ایسا سنگِ میل ہے جسے نظر انداز کرنا ممکن نہیں۔

اس لغت کی انفرادیت کا ایک انداز یہ بھی ہے کہ اس میں عام لغات کی طرز پر حروف اور ان کے تحت الفاظ درج نہیں کیے گئے بلکہ الف ممدودہ کی ہجائی ترتیب سے آغاز کر کے ان کی ردیف کے تحت الفاظ درج ہیں۔
مثال ملاحظہ ہو:

”سبح: مذکر (ع) ہفت۔ سات

سلیم الطبع: واحد مذکر (ع) دور اندیش، دانشمند، خوش مزاج

طالع: واحد مذکر (ع) شائع کرنے والا، نشر کرنے والا، پرنٹر

طبع: مؤنث (ع) مزاج۔ خود۔ عادت۔ طبیعت۔ ٹھپا۔ چھپائی۔“⁽⁹⁾

یہ لغت خاص نقطہ نظر کے تحت لکھی گئی ہے جس کو پوری لغت میں دیکھا جاسکتا ہے۔ مؤلف نے محنت شاقہ سے سترہ سال کے دورانیہ میں اس کو مکمل کیا۔

اس لغت میں تمام تر الفاظ قوافی کے حوالے سے درج کیے ہیں۔ مگر ان کے تلفظ کی وضاحت کا کوئی عمل اختیار نہیں کیا مؤلف نے پیش لفظ میں لکھا کہ ہر لفظ چار حرف پر مبنی درج کیا گیا ہے مگر دورانِ مطالعہ ایسے بے شمار الفاظ بھی سامنے آئے ہیں جو چار سے زیادہ حروف پر مبنی ہیں۔

مجموعی طور پر یہ لغت نہ صرف شعر بلکہ عام قارئین ادب کے مطالعہ میں بھی اضافے کا خاطر خواہ ذخیرہ فراہم کرنے میں معاون و مددگار ہو سکتی ہے۔

”اردو تھیسارس“ اپنی نوعیت کی منفرد لغت ہے جس کے مرتب رفیق خاور ہیں۔ یہ لغت متفردہ قومی زبان، پاکستان سے پہلی بار 1994ء میں شائع ہوئی۔ یہ لغت تحریر و تقریر کے لیے موزوں نیز ہم نوع، ہم جنس اور باہمی مناسبت اور تلازم رکھنے والے الفاظ، مترادف، ان کی صرفی شکل اور ان کے متضاد برعکس الفاظ پر مشتمل ہے۔ یہ لغت دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ وضاحتی انداز کا حامل جب کہ دوسرا حصہ اشاریہ پر مشتمل ہے۔

یہ لغت 792 صفحات پر مبنی ہے یہ اپنی انفرادیت کے باعث ایک نئی طرز کی لغت ہے جس میں الفاظ الف بائی ترتیب کی بجائے موضوعات کے تحت درج کیے گئے ہیں۔ اس لغت کی پہلی صورت برطانیہ کے ڈاکٹر پیٹر مارک راجٹ نے 1882ء میں متعارف کروائی جسے راجٹ کے تھیسارس کا نام دیا گیا۔ رفیق خاور نے اسی اجٹ تھیسارس کی مکمل تقلید کی ہے۔ حصہ اوّل تھیسارس پر مبنی ہے۔ جس میں ہم نوع، ہم جنس، ہم وضع، باہمی مناسبت اور تلازم رکھنے والے الفاظ، ان کے مترادفات نیز صرفی شکل، صفت، فعل، فاعل، متعلق فعل اور محل استعمال وغیرہ اور متضاد و برعکس الفاظ کے ایک ہزار لفظی گروہ یا موضوعات، منطقی اور نامیاتی ترتیب کے ساتھ پیش کیے گئے ہیں۔ اس لغت میں اندراج الفاظ کے حوالے سے مثال ملاحظہ ہو:

”سامان، اسم: سامان، اشیاء، خام مال، جنس، اسٹاک، خام پیداوار، معدنیات، فلزات، کچی دھات، ورق زر،
 عمارتی: سنگ، سنگ خارا، چونا، قلعی، بلاک، سنگ مرمر، دھات، کنکر، لوہا،
 ایلو مینیم، برنج، سیم اینٹ، خشت، چونا گچ، سیمنٹ گارا، پلستر، قلعی، سفیدی،
 آہک۔“ (10)

جہاں متضاد الفاظ درج کیے ہیں وہاں دو کالمی صفحہ استعمال کیا گیا ہے۔ دوسرا حصہ اشاریہ پر مبنی ہے۔ جس میں وہ الفاظ درج ہیں جو کسی گروپ میں شامل نہیں ہیں۔ یہ لغت عام لغات سے مختلف نوعیت کی حامل ہے۔ جس میں صاحب لغت نے الفاظ کا ذخیرہ جمع کر دیا ہے یہ ایک ہی نوع کے الفاظ کی تلاش کے حوالے سے اہمیت کی حامل ہے۔

اردو کی منفرد لغات میں ایک اضافہ ”مصطلحاتِ ٹھگی“ ہے جس کے مولف علی اکبر الہ آبادی ہیں جب کہ اس کی تدوین رشید حسن خان نے کی ہے یہ کتاب انجمن ترقی اردو (ہند) نئی دہلی سے 2002ء میں شائع ہوئی اس میں حروفِ تہجی کے اعتبار سے ابواب بندی کی گئی ہے اور ان کے ذیل میں اصطلاحات اور ان کے معانی و مفاہیم درج کیے گئے ہیں۔ علی اکبر الہ آبادی نے یہ لغت سلیمین کے کہنے پر مرتب کی تھی جو 1839ء کے زمانہ میں گورنر جنرل ولیم بینڈنگ کی ٹھگی کو ختم کرنے کی مہم کے انچارج تھے۔ انھوں نے ٹھگوں کو وعدہ معاف گواہ بنا کر ان سے ٹھگی کے اصول، قواعد اور طریقہ کار کے بارے میں معلومات فراہم کریں۔ ٹھگوں کی زبان کی فرہنگ تیار کرنے میں سلیمین کے مددگار علی اکبر تھے۔ انھوں نے سلیمین کی مرتب کی ہوئی فرہنگ کا اردو میں ترجمہ کیا اور اس کے علاوہ ٹھگوں کی زبان کی ایک مختصر سی فرہنگ مرتب کی اور پھر ٹھگوں سے براہ راست معلومات فراہم

کر کے اس فرہنگ میں اچھا خاص اضافہ کیا یہ فرہنگ 1837ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس لغت میں جو اصطلاحات درج کی گئی ہیں ان کے اندراج میں یہ طریقہ برتا گیا ہے کہ صفحہ کے دائیں طرف لفظ یا اصطلاح لکھ کر اُس کے سامنے رابطہ کی علامت استعمال کی ہے اور پھر اس کے معانی اور وضاحت کر دی گئی ہے۔

”اولین اردو سیلنگ لغت“ اردو کی منفرد اور دلچسپ لغات میں ایک اضافہ ہے۔ اس کے مؤلف ڈاکٹر رؤف پارکھ ہیں یہ لغت فضلی سنز لاہور سے پہلی بار 2006ء میں شائع ہوئی۔ اس کی انفرادیت اور دلچسپی کا باعث اس میں ان الفاظ کا اندراج ہے جو سیلنگ اور غیر رسمی ہیں۔ مقدمہ میں مؤلف نے سیلنگ کا تعارف، ابتدا اور ارتقا کے حوالے سے کافی معلومات فراہم کی ہیں۔ اندراج الفاظ کا اہتمام ہجائی ترتیب میں الف مقصورہ کی ترجیح سے کیا گیا ہے۔

صاحب لغت نے بعض الفاظ کی وضاحت کے لیے مثالیں درج کی ہیں۔ لیکن زیادہ تر الفاظ ایسے ملتے ہیں جن کی وضاحت کے لیے نثری ادب سے استفادہ کیا ہے جو مؤلف کے عمیق مطالعہ کا ثبوت ہے۔

اندراج الفاظ کے حوالے سے مثال ملاحظہ ہو:

”لَعْنَةُ

(کوسنا) لاکھ لعنت، بہت لعنت ہو، دور دفع

میاں اسے لخت لعنت دکھاؤ! دفع کرو جو مستقل تمہیں ٹر خا رہا ہے! کیا سمجھے؟

(عنایت علی خاں ازراہ عنایت، 102)

(لاکھ لعنت کا بگاڑ)“ (11)

اردو کی منفرد اور دلچسپ لغات میں یہ لغت خاص اہمیت کی حامل ہے اس لیے کہ اس میں وہ تمام تر الفاظ شامل کرنے کی کوشش ملتی ہے۔ جو اردو زبان میں یا تو اپنی حیثیت منوا چکے ہیں یا ابھی کوشاں ہیں کیوں کہ یہ الفاظ عام اور مستند لغات میں ابھی درج نہیں ہو پائے مگر عین ممکن ہے کہ آنے والے دور میں کسی طور یہ الفاظ زبان اردو کی عام لغات میں بھی جگہ پا جائیں گے۔

اردو سیلنگ لغت مؤلفہ قاسم یعقوب بھی اسی نوعیت اور طرز کی حامل لغت ہے جو شمع بکس فیصل آباد سے پہلی بار 201۶ء میں شائع ہوئی۔ اس لغت میں اردو میں مستعمل غیر ثقہ، غیر معیاری عامیانہ لفظیات کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس لغت کی قابل ذکر اور اہم بات یہ ہے کہ اس میں اندراج الفاظ و مرکبات اور اصطلاحات میں ڈاکٹر رؤف پارکھ کی لغت کے اندراجات سے انحراف کیا گیا ہے۔ لیکن اختلاف معنی والے الفاظ شامل لغت

ہے۔ اس لغت میں الفاظ کے اندراج کا اہتمام یہ ہے کہ لفظ، ترکیب، اصطلاح یا کوئی جملہ درج کرنے کے بعد اس کے نیچے خط کی علامت لگائی گئی ہے۔ اس کے بعد نیچے اُس کا معانی و مفہوم درج کر دیا ہے اور پھر وضاحت کر دی گئی ہے۔ مثال ملاحظہ ہو:

”دھلائی کرنا:

مارپیٹ کرنا، باتوں باتوں میں خوب سنانا، اس لفظ کا بنیادی ماخذ دھونا ہے۔ کسی کی دھلائی کرنا یعنی اُسے خوب مارنا پیٹنا یا اُسے باتوں باتوں میں خوب سنانا۔

استعمال:

پارٹی میں وہ جب میرے خلاف بولا تو دوستوں نے اس کی خوب دھلائی کی۔“ (12)

اس پوری لغت میں الفاظ کی وضاحت میں کمی بیشی تو ہو سکتی مگر مولف نے اُن کے استعمال کو بخوبی پیش کیا ہے۔

اردو کی منفرد اور دلچسپ لغات میں ”تضحیک اللغات“ بھی قابل ذکر ہے جس کے مولف زاہد مسعود ہیں۔ یہ لغت بک ہوم ملتان سے 2017ء میں شائع ہوئی۔ اس لغت میں اس کی انفرادیت یہ ہے کہ اس میں الفاظ کی مدد سے معاشرتی، سیاسی، سماجی اور معاشی حالات پر تجزیاتی نظر ڈالی گئی ہے اور الفاظ اور اُن کے معنی کے ساتھ دورِ انحطاط تک آتے آتے کیا گزری، اس کو طنز و مزاح کے بھرپور آہنگ کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ مولف نے ایسے الفاظ کا انتخاب کیا ہے جن کے معنی کافی تبدیل ہو چکے ہیں اور جس انداز سے ان پر طنز یہ تبصرہ کیا گیا ہے وہ قابلِ داد ہے الفاظ کی جو وضاحت مولف نے کر دی ہے۔ وہ اُن کے پس منظر سے مکمل تعارف بھی کروادیتی ہے۔ اندراج الفاظ کی مثال ملاحظہ ہو:

”خزانہ

بنک، ذخیرہ، گودام، مال، دولت وغیرہ۔

خزانہ ایک وسیع البنیاد اصطلاح ہے جو جیب سے لے کر بنک تک پھیلی ہوئی ہے۔ آج کل خزانے کو اعداد و شمار کی شکل دینے کا رواج عام ہے۔ انفرادی اور اجتماعی دولت کو حساب توفیق خزانے کا نام دیا ہے۔ ہر شخص یا ملک کی معیشت کا دار و مدار خزانے پر ہوتا ہے حکمران جب حکومت میں آتے ہیں تو

خزانہ خالی ہے کا نعرہ بلند کرتے ہیں تاہم اس کے بعد وہ حکمرانی کی آخری گھڑی تک خزانے کو خالی کرنے کے کام میں جتے رہتے ہیں۔ اقتصادی اور معاشرتی امور چلانے اور سال میں ایک بجٹ تقریر کرنے کے لیے ایک عدد وزیر خزانہ کا تقرر بھی کیا جاتا ہے جو لوگوں سے جھوٹے وعدے کر کے مکر جانے میں ماہر ہوتا ہے۔“ (13)

یہ لغت لفظ و معنی سے بحث کرنے کے بجائے مخصوص الفاظ اور اُن کی اہمیت کے خاص حوالے فراہم کرتی ہے۔

اردو لغات اپنی وسعت اور اقسام کے حوالے سے ایک وسیع موضوع ہے۔ یہاں اس مضمون میں لغات کی انفرادیت اور دلچسپی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے چند اہم لغات کا تعارفی جائزہ پیش کیا گیا ہے جو اردو کی منفرد اور دلچسپ لغات سے عام قاری کی آشنائی کی ایک کوشش ہے۔

حوالہ جات

- ۱۔ سعید احمد فارانی، اسپرانتو اردو لغت، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، 1986ء، ص 16
- ۲۔ الف الحراثت، اردو حریفہ میکالے (انگریزی خط پر) لاہور: راجپوت طباعت، مطبع 1959ء، ص 7
- ۳۔ ایضاً، ص 119
- ۴۔ ایضاً، ص 124
- ۵۔ ایضاً، ص 137
- ۶۔ ایضاً، ص 134
- 7۔ کوا مے انتھونی اپیا اور ہنری، لوئی گیٹس جو نیئر مولفین عالمی ثقافت کی لغت، مترجم: حنیف کھوکھر، لاہور، مشعل بکس، 2010ء، ص 135
- ۸۔ منشی غلام حسین آفاق بنارس، معین الادب معروف معین الشعراء، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، 2013ء، ص 42
- ۹۔ محمد اشرف کھوکھر، لغات الشعراء، لاہور: اشرف پرنٹنگ پریس، ایبک روڈ، 1979ء، ص 126
- ۱۰۔ رفیق خاور، اردو تھیسارس، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان پاکستان، 2003ء، ص 290
- ۱۱۔ رؤف پارکچہ، اولین اردو سلینگ لغت، لاہور: فضلی سنز، 2015ء، ص 193
- ۱۲۔ قاسم یعقوب، اردو سلینگ لغت، فیصل آباد: شمع بکس، 2016ء، ص 96
- ۱۳۔ زاہد مسعود، تفحیک اللغات، لاہور: بک ہوم، 2017ء، ص 53

کتابیات

- ۱۔ الف المحدث، اردو حریفہ میکالے (انگریزی خط پر)، لاہور: راجپوت طباعت مطبع، 1959ء
- ۲۔ رفیق خاور، اردو تھیسارس اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان پاکستان، 2002ء
- ۳۔ رؤف پارکھی، ڈاکٹر، اولین سلینگ اردو لغت، لاہور: فضلی سنز، 2015ء
- ۴۔ زاہد مسعود، تضحیک اللغات، لاہور: بک ہوم، 2017ء
- ۵۔ سعید احمد فارانی، اسپرانتو— اردو لغت، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان پاکستان، 1986ء
- ۶۔ کواے انتھونی اپیا اور ہنری لوئی گیٹس، جو نیر مولفین عالمی ثقافت کی لغت، مترجم: پروفیسر حنیف کھوکھر، لاہور: مشعل بکس، 2016ء
- ۷۔ محمد اشرف کھوکھر، لغات الشعراء، لاہور: اشرف پرنٹنگ پریس، ایک روڈ، 1979ء
- ۸۔ منشی غلام حسین آفاق بنارس، معین الادب معروف بہ معین الشعراء، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، 2013ء
- ۹۔ قاسم یعقوب، اردو سیلنگ، فیصل آباد: شمع بکس، 2016ء